رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

جلد ۲ | ۱۷ وفا ۱۳۲۷ ہش | ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۶۱

خانِ قلات کا باغی بھائی گرفتار کر لیا گیا

کوئٹہ ۱۶ جولائی۔ خانِ قلات کا چھوٹا بھائی صاحبزادہ عبدالکریم جان جو پاکستان پر حملہ کرنے کی نیت سے بھاگ کر افغانستان چلا گیا تھا۔ اور اب کچھ دنوں سے واپس آکر مکرجیر کی پہاڑیوں میں مورچہ لگائے بیٹھا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے خبر ملی تھی کہ اس ہفتے کے شروع میں وہ پانچ سو مسلح ساتھیوں سمیت قلات کی پہاڑیوں میں واپس آچھپا ہے پاکستانی فوج کے ایک دستہ نے جو ۸۰۰ سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ اس کا تعاقب کیا۔ بالآخر کل تنگ آکر انہوں نے اپنے آپ کو پاکستان فوج کے حوالے کر دیا۔

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ″
سہ ماہی	۶ ″
ماہوار	۲½ ″

قیمت فی پرچہ
۱ر

فلسطین کے متعلق سلامتی کونسل میں امریکی ریزولیوشن منظور ہو گیا

عربوں اور یہودیوں کو تین دن کے اندر اندر لڑائی بند کرنیکا حکم دیدیا جائیگا

کراچی ۱۶ جولائی۔ فلسطین کے متعلق سلامتی کونسل میں امریکہ نے جو ریزولیوشن پیش کیا ہوا تھا۔ کل کے اجلاس میں کثرت آراء سے اسے منظور کر لیا گیا۔ اس قرارداد کی رُو سے کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عربوں اور یہودیوں کو تین دن کے اندر اندر لڑائی بند کر دینے کا حکم دے دیا جائے اور دونوں میں سے جو بھی اس حکم کی تعمیل سے گریز کرے۔ اس کے خلاف فوجی اور اقتصادی کاروائی کی جائے۔ شامی نمائندے نے ریزولیوشن کی شدید مخالفت کی۔ اور کونسل کو تنبیہ کی کہ وہ جلد بازی سے کام لے کر کوئی ایسا قدم نہ اُٹھائے جس سے بعد میں پچھتانا پڑے نیز مشورہ دیا کہ کونسل شامی ریزولیوشن کو منظور کر لے۔ کیونکہ پُرامن طریق پر معاملہ کو سلجھانے کا یہی واحد طریق ہے یاد رہے شام کی طرف سے جو ریزولیوشن پیش ہوا تھا۔ اس میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ برطانوی انتداب کے ختم ہو جانے کے بعد فلسطین کی قانونی حیثیت اور مرتبہ کے متعلق بین الاقوامی عدالت کی رائے طلب کی جائے۔ ارجنٹائن کے نمائندے نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا البتہ امریکی ریزولیوشن کا وہ حصہ جو بیت المقدس میں فوری طور پر لڑائی بند کر دینے سے متعلق تھا بالاتفاق رائے منظور کیا گیا۔

مشرقی پاکستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہیں

فرقہ وارانہ صورتِ حال کے متعلق مسٹر منڈل کا اہم بیان

کراچی ۱۶ جولائی۔ وزیر قانون و لیبر مسٹر جگندر ناتھ منڈل نے جو حال ہی میں ڈھاکہ سے واپس آئے ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہیں۔ وہاں اقلیتوں کے لئے اکثریت سے خائف رہنے یا ڈرنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں ہے اور عام صورتِ حال اسقدر تسلی بخش ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ جو مغربی بنگال جا بسے تھے واپس آکر اپنے گھروں میں پھر آباد ہو گئے ہیں۔ اچھوتوں کی طرف سے آپ نے بعض شکایات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں مشرقی بنگال کی وزارت میں نمائندگی ملنی چاہیئے۔ مشرقی بنگال کی ایک کروڑ غیر مسلم آبادی میں سے اچھوتوں کی تعداد ۷۰ لاکھ ہے وہ نہ صرف اکثریت کی طرف سے اچھے سلوک کی توقع رکھتے ہیں بلکہ انہیں حکومت سے بھی فراخدلی اور انصاف کی ہی توقع ہے "مائینورٹی بورڈ" کی تشکیل کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔ اونچی ذات کے ہندوؤں نے اس بورڈ کی تشکیل کے وقت اچھوتوں کو نمائندگی کے حق سے محروم کر کے نہایت تنگدلی کا ثبوت دیا ہے حالانکہ وہاں کی غیر مسلم آبادی میں اچھوتوں کو زبردست اکثریت حاصل ہے۔

آپ نے زور دیا کہ "مائنورٹی بورڈ" میں حکومت دو ممبر خود نامزد کرتی ہے اسکو چاہیئے کہ وہ شیڈیول کاسٹس فیڈریشن کے دو نمائندوں کو اپنی طرف سے نامزد کر کے اس کمی کو پورا کر دے۔

کشمیر کمیشن پر آزاد حکومت کے نقطۂ نظر کی وضاحت کیجائیگی

نراڑ کھس ۱۶ جولائی۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن پر اپنا نقطۂ نظر واضح کرنے کیلئے ایک عرضداشت تیار کی جائے جس میں ہری سنگھ عبداللہ کی جابر حکومت کے مظالم کا بالتفصیل ذکر ہو۔ چنانچہ مذکورہ عرضداشت تیار کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

—— کراچی ۱۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان ۱۴۔ اور ۱۵۔ اگست کو سرکاری طور پر پاکستان کی پہلی سالگرہ منانیکے انتظام کر رہی ہے اس سلسلہ میں وزیر امور داخلہ سکریٹریٹ کے افسروں سے بات چیت کر رہے ہیں۔

پاکستان اور چیکوسلواکیہ کے درمیان سفارتی تعلقات کا قیام

کراچی ۱۶ جولائی۔ چیکوسلواکیہ کی حکومت نے حکومت پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے چنانچہ عنقریب کراچی میں چیکوسلواکیہ کی طرف سے ایک سفارت خانہ کھول دیا جائے گا

حیدرآباد کے متعلق حکومتِ ہند کی مایوسی

حیدرآباد ۱۶ جولائی حیدرآباد کے وزیراعظم میر لائق علی نے کل یہاں ایک تقریب کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حیدرآباد کی آزادی کو بہرصورت برقرار رکھا جائے گا۔ آپ نے حیدرآباد کی اقتصادی ناکہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حکومتِ ہند کو یہ دیکھ کر بہت مایوسی ہوئی ہے کہ ادویہ اور پٹرول کی سپلائی پر پابندی کے باوجود بھی حیدرآباد گھٹنے ٹیکنے کے لئے تیار نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ اقتصادی ناکہ بندی اور دیگر مصائب کے باوجود ہمارا حیدرآباد کی آزادی کو برقرار رکھنے کا ارادہ اور عزم دن بدن مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔

پاکستان ہندوستان سے ۵ ہزار ٹن چینی خرید رہا ہے

کراچی ۱۶ جولائی وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے ایک پریس ملاقات کے دوران میں اخباری نمائندے کو بتایا کہ چینی کی قلت کے پیشِ نظر حکومت پاکستان نے ہندوستان سے پانچہزار ٹن چینی حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے امید ہے عنقریب ہی یہ چینی کراچی پہنچ جائے گی ہندوستان سے چینی خریدنے کی۔ اسلئے ضرورت پیش آئی ہے کیونکہ کیوبا سے چینی کی بہم رسانی میں غیر متوقع طور پر کچھ دیر واقع ہو گئی۔ ۵ ہزار ٹن چینی پہنچ جانے کے بعد موجودہ قلت جو محض عارضی ہے۔ امید ہے دور ہو جائیگی اور کیوبا سے چینی آنے تک کسی مزید دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

برما کی موجودہ وزارت مستعفی ہو گئی

رنگون ۱۶ جولائی۔ برما کی وزارت نے کل رات اپنا مجموعی استعفیٰ صدر کے سامنے پیش کر دیا ہے صدر نے موجودہ وزارت سے درخواست کی ہے کہ وہ عام انتخابات کے ہونے تک برسرِ اقتدار رہے اور حکومتی نظم و نسق کو چلاتی رہے۔

فوجیوں کیلئے ہوائی ڈاک کی سہولت

کراچی ۱۶ جولائی حکومتِ پاکستان کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مغربی پاکستان کے فوجی جو آجکل مشرقی پاکستان میں متعین ہیں وہ ہوائی ڈاک کے ذریعے مغربی پاکستان میں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو خطوط بھیج سکتے ہیں۔ وہ صرف ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ لگا کر اپنا خط کمانڈنگ آفیسر کے حوالے کر دیں آفیسر کمانڈنگ مزید ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ دفتر کی طرف سے لگا کر اصل پتہ پر خط کو روانہ کر دیگا۔ اس رعایتی نرخ پر ہر فوجی پندرہ یوم میں صرف ایک خط بھیج سکے گا۔ یہ رعایت کل سے شروع ہو کر آئندہ تین ماہ تک جاری رہے گی۔ اس رعایت سے مشرقی پاکستان کے وہ فوجی بھی اسی طرح فائدہ اٹھا سکینگے جو اس وقت مغربی پاکستان میں حکماً مقیم ہیں۔

کوئٹہ میں پانی کی قلت

کوئٹہ ۱۴ جولائی۔ یہاں پیر کے روز سے گرم ہوائیں چل رہی ہیں۔ جو کوئٹہ کیلئے بالکل غیر معمولی بات ہے پانی کی غیر مساوی تقسیم سے پانی کی بڑی قلت محسوس کی جا رہی ہے

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔اے۔ ایل ایل۔بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

رمضان کی برکات سے پورا فائدہ اٹھائیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

رمضان ایک نہایت ہی مبارک مہینہ ہے اور انسان نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ رمضان کے بعد اسے اگلا رمضان نصیب ہوگا یا نہیں۔ پس ذیل کے سات طریقوں پر رمضان کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

۱۔ بغیر شرعی عذر کے کوئی روزہ ترک نہ کریں اور روزہ میں محض خدا کی رضا کے حصول کو مدنظر رکھیں

۲۔ رمضان میں تہجد کی پابندی اختیار کریں اور فرض نمازوں پر زیادہ سختی سے پابند ہو جائیں۔

۳۔ قرآن شریف کی تلاوت کی کثرت کریں اور کوشش کریں کہ رمضان میں قرآن شریف کے دو دور مکمل ہو جائیں۔ تلاوت میں ساتھ ساتھ ہر امر اور ہر نہی پر غور کرتے جائیں۔

۴۔ رمضان میں دعاؤں پر بہت زور دیں حتیٰ کہ گویا مجسم دعا بن جائیں۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے علاوہ اس رمضان میں قادیان کی بحالی کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔

۵۔ رمضان میں صدقہ و خیرات پر زور دیں اور اپنے مالوں میں غریبوں اور مسکینوں اور بیواؤں اور یتیموں کو حصہ دار بنائیں۔

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک کے مطابق اپنی کسی ایک کمزوری کو ترک کرنے کا عہد کریں اور پھر اس عہد پر پختہ طور پر جم جائیں اور اسے ہمیشہ کے لئے نبھائیں۔ کمزوری دور کرنے کے عہد میں کسی خاص نیکی کے اختیار کرنے کا عہد بھی شامل ہو سکتا ہے۔

۷۔ جسے توفیق میسر ہو اُس کے حالات اجازت دیں وہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھے اور ان دس دنوں میں اپنے آپ کو نماز اور تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں کے لئے گویا وقف کر دے

فاستبقوا الخیرات یا اولی الابصار

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان رتن باغ لاہور ۱۵/۷/۴۸

ماہِ رمضان و تلاوتِ قرآن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضور کو قرآن کریم سے کس قدر محبت تھی۔ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا۔ معلوم ہوتا ہے اس مہینہ سے قرآن کو خاص نسبت ہے۔ آج کل ہر ایک مسجد میں نمازوں میں تراویح میں اور اس کے علاوہ بھی جن لوگوں کو خدا نے توفیق دی ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں جن لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ قرآن کے پڑھنے کا بڑا درجہ ہے اور اس کی تلاوت بہت بڑے ثواب کا موجب ہے وہ تو اس سے خواہ رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی دوسرا وقت ہو کبھی غافل نہیں ہوتے لیکن بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کی قدر و قیمت سے بے خبر ہیں۔ اور بعض سستی کرتے ہیں۔ ورنہ ثواب سے محروم رہتے ہیں ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے یہ چند سطور سپرد قلم کی جاتی ہیں

(۱) قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا قرب الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے (۲) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے تم سے قرآن پڑھا سیکھا اور دوسروں کو پڑھایا اور سکھایا وہ تم سے بہترین شخص ہے۔ (۳) قرآن کریم کے ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ آگے حضور فرماتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ الٓـمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔ (۴) جہاں پڑھنے والوں کے لئے اس قدر نیکیاں ہیں۔ وہاں سننے والوں کے متعلق فرمایا کہ ایک آیت قرآن کی سننے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک نور مقرر کیا جائے گا۔

(۵) فرمایا جس کو قرآن نے اس قدر مشغول کر دیا کہ وہ دوسرا ذکر نہ کر سکا اور قرآن کی وجہ سے اُسے دعا مانگنے کی فرصت بھی نہ ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو مانگنے والوں سے بڑھ چڑھ کر عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی اس کے بندوں پر۔ ترمذی الغرض خداوند کریم قرآن کریم پڑھنے والوں کی کوئی حاجت اُٹھا نہیں رکھتا۔ ان کی سب حاجتیں پوری کرتا ہے

(۶) حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا کہ حضور مجھ کو وصیت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا۔ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ تمام نیکیوں کا سرتاج ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
(حضرت مسیح موعودؑ)

انہوں نے پھر عرض کیا کچھ اور فرمائیے حضور پُرنور نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کر کیونکہ یہ تلاوت تیرے لئے زمین میں ایک نور ہے اور آسمان پر تیرا ایک ذخیرہ ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ سے محروم نہ رہو

جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اس کا دل اس بات سے گریاں ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا۔ اور وہ اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا۔ تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے۔ تو اس کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے مگر وہ اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اُسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک تکیہ کوئی شے نہیں۔

(الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

حضرت امیر المومنین کے مضمون کا ذکر اخبار میں

لبنان کی روزنامہ اخبار الشوریٰ اپنے پرچہ مورخہ ۱۸/۶/۴۸ میں بعنوان ذیل رقمطراز ہے

حضرت مرزا محمود احمد صاحب کا ایک خطبہ

ہمیں ایک ٹریکٹ ملا ہے جو لبنان میں طبع ہوا ہے جس میں حضرت مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کے ایک پرجوش خطبہ کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نام نہاد اسرائیلی حکومت کی تشکیل کے اعلان کے بعد لاہور پاکستان میں پڑھا۔ اس خطبہ کا عنوان یہ ہے "الکفر ملۃ واحدۃ" جن دوستوں نے اس مفید ٹریکٹ کو شائع کیا ہے۔ ہم ان کی اسلامی غیرت اور اسلامی مساعی کا شکریہ ادا کرتے ہیں (ترجمہ از عربی)

درخواست ہائے دعا

میرا نوجوان لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب عزیزی مذکور کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

حکیم یوسف علی مفرح حیات دواخانہ فلیمنگ روڈ نزد ٹھنڈی کھوہی لاہور

(۲) میری بیوی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔

تصحیح

اشتہار دوا ہمارے مخصوص دوا اشتہار مندرجہ پرچہ ۱۵۸ مورخہ ۷/۴ اصل کا ایڈریس غلطی سے ۳ میکلیگن روڈ شائع ہوا ہے۔ اسے معرفت منیجر الفضل ۳ میکلیگن روڈ پڑھا جائے۔

احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

محمد صدیق کاتب دفتر روزنامہ الفضل لاہور

ماخوذین سندھ کے لئے درخواست دعا!

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب بذریعہ تار صحابہ اور جماعت سے ان احمدی نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں جو عرصہ سے ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان مخلص نوجوانوں میں سے بعض واقفین زندگی بھی ہیں۔ احباب رمضان کی نیم شبی دعاؤں میں انہیں ضرور یاد رکھیں

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

روزنامہ
الفضل
۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء

کمیونزم کا جن

اس وقت تمام جمہوری خیال قوموں کو کمیونزم کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ دنیا کی سب زبردست جمہوری طاقتیں کمیونزم کی بیخ کنی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ لیکن پھر بھی اس آتش دے کی تاریں ان جگہوں میں بھی محسوس ہو رہی ہیں۔ جو جمہوریت کے سب سے بڑے گڑھ سمجھے جاتے ہیں۔ کمیونزم کے درخت کے پھلنے پھولنے کے لئے موجودہ جنگ بارد کی فضا نہایت موزوں ثابت ہو رہی ہے۔ کمیونزم کی حالیہ کامیابیوں کی وجوہات پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کا مطالعہ بطور علمی مسئلہ کے کیا ہے۔ وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ سب سے بڑی وجہ ان کامیابیوں کی یہ ہے۔ کہ یہ مزدوروں اور غرباء کو فوراً اپیل کرتا ہے۔ اور جو مجلسیں مزدوروں کے حقوق کے لئے دنیا بھر میں قائم ہو چکی ہیں۔ وہ ان تمام عناصر کو جو کمیونزم کے خلاف ہیں اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح نامعلوم طور پر ان کی ہمدردیاں کمیونزم کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔

دوسری بڑی اہم وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ کمیونزم روس کے ساتھ ایک واضح نسبت رکھتا ہے۔ اور جو لوگ جمہوری شہنشاہیت کی چکی میں پستے جا رہے ہیں۔ وہ روسی شہنشاہیت کے مالہ وماعلیہ سے ناواقفیت کی وجہ سے نہایت آسانی سے ادھر جھک جاتے ہیں۔

کمیونزم کے جلد جلد پھیلنے کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ وہ دنیا میں چاروں طرف جلد جلد پھیلتا چلا جا رہا ہے اور یہ دنیا کے لئے ایک خطرہ عظیم ہے۔ اور ایسا خطرہ عظیم ہے۔ کہ جس کا جواب موجودہ جمہوری نظاموں کے پاس نظر نہیں آتا۔ موجودہ جمہوری نظاموں کا تمام دارومدار مادی طاقت پر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک یہ مادی طاقت جنگ کی عملی صورت اختیار نہ کرے۔ کمیونزم کی رو کو روکنا ناممکن ہے۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں۔ کہ جب تک جمہوری حکومتیں تمام کرہ ارضی کو متزلزل کر دینے والے ایک تصادم کو خود بروئے کار نہ لائیں۔ خطرہ ہے۔ کہ جلد یا بدیر تمام ملکوں میں ایک ایسا آتشگیر مادہ اتنی مقدار میں جمع ہو جائے گا۔ کہ جو اگر بھڑک اٹھا۔ تو جمہوری طاقتوں کی پشت پناہ ایٹمی طاقت بھی اس میں بھسم ہو کر رہ جائیگی۔

سب سے زیادہ خطرہ کی وجہ یہ ہے کہ دنیا خالص مادہ پرستی کی پگ ڈنڈی پر اتنی آگے نکل گئی ہے کہ اب سوائے کسی عظیم الشان زلزلہ کے اس کا شاہراہ حیات کی پُرامن وادیوں کی طرف واپس لوٹنا ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ انسانیت کی تمام وہ اخلاقی قدریں جو دراصل دنیا کے وجود کی ضامن ہیں۔ آج انسانی آنکھ سے اتنی اوجھل ہو چکی ہیں۔ کہ ان کا عدم وجود برابر ہو گیا ہے۔ دنیائے کمیونزم تو اللہ تعالےٰ کے وجود سے کھلم کھلا انکاری ہے ہی۔ مگر غور کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہوگا کہ جمہوری دنیا میں بھی اللہ تعالےٰ کا نام کبھی کبھی سیاسی چالبازی کے طور پر چکتا ہوا تو نظر آتا ہے۔ مگر حقیقۃً یہاں بھی الحادہی کا اندھیرا مسلط ہے۔ کمیونزم خواہ آخر میں کتنا ہی خطرناک ثابت ہو۔ مگر اس کا عملی اور تنظیمی پہلو دنیا کے بھوکوں کے لئے ایک دلآویزی رکھتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا ہتھیار ہے۔ کہ جس کی فتح دنیا کی موجودہ صورت حال میں یقینی ہے۔ خواہ یہ فتح کتنی بھی عارضی کیوں نہ ہو۔ محض ہتھی طاقت کا خوف اور اخلاق کے وہ چیتھڑے جو انسانیت کے جسم پر باقی نظر آتے ہیں۔ اس ہتھیار کا مقابلہ کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ اور کمیونزم کی فتح انسانیت کی شکست ہے۔ جس کے معنے دنیا کی مکمل تباہی ہے۔

اس وقت دنیا صرف ایک ہی صورت سے بچائی جا سکتی ہے۔ اور وہ ہے زندگی کا ذہنی انقلاب جس کے معنے یہ ہیں کہ دنیا مادہ اور اسکی قوتوں کا صحیح مقام سمجھ جائے۔ دنیا میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہو جائے۔ جو ان قدروں سے از سرنو واقف ہو جائیں۔ جو انسانی زندگی کی بنیاد کی خشت اولیں ہے۔ اور یہ اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک دنیا کی اکثریت اس بات کو دل سے نہ ماننے لگے۔ کہ مادی قوتیں تمام انسانوں کے مشترکہ مفاد کے لئے ہیں۔ کمیونزم اس بات کو بزور منوانا چاہتا ہے۔ گویا وہ جس مرض کا علاج کرنا چاہتا ہے۔ وہی مرض مریض پر ٹھونسنا بھی چاہتا ہے۔ حالانکہ انسانی فطرت کچھ اس طرح خمیر کی گئی ہے۔ کہ اگر تمام خدائی بھی اسکو بزور پیش کی جائے۔ تو وہ اس کے لینے سے انکار کرتی ہے۔ اس لئے کمیونزم کا نظریہ اشتراک کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

مشترکہ مفاد کا وہی نظریہ فطری ہے۔ جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یعنی جس کسی کو بھی مادی قوتوں پر اقتدار حاصل ہو۔ وہ اپنی ضروریات سے فاضل قوتوں کو تمام انسانوں کی امانت خیال کرے۔ اور اپنے آپ کو محض اس کا امین سمجھے۔ اس لئے ہم نے جس انقلاب کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ انسانوں کی ذہنیت کا انقلاب ہے۔ نہ کہ مادی قوتوں کا تصادم جس کا نتیجہ بہرحال دنیا کی تباہی ہے۔

اسلام کا یہ نظریہ محض خیالی نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں نے ایک خاصی مدت تک اس پر عمل کر کے دکھا دیا۔ خلافت راشدہ کا ۳۰ سال کا عرصہ اس پر شاہد ہے۔ ظاہر ہے کہ جس نظریہ پر ایک باقتدار قوم تیس سال متواتر عمل کر کے دکھا سکتی ہے۔ وہ کوئی خیالی بات نہیں ہو سکتی۔ اور محض یوٹوپیا نہیں سمجھا جا سکتا۔ منطق کے اولیں اصولوں میں سے ہے کہ جو کام ایک آدمی کر سکتا ہے۔ وہ دوسرا بھی کر سکتا ہے۔ اسلام نے اس نظریہ کو محض خدائی اصول کے طور پر پیش نہیں کیا۔ بلکہ اسکو علمی نفسیاتی مشاہدات اور تجربات سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اسلام کسی بات کو بلا دلیل منوانا نہیں چاہتا۔ وہ ہر ایک بات کے لئے عقلی دلائل بھی ساتھ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے اخلاق فاضلہ کو ایک نہایت سائنٹفک صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور پھر اس نے ایسے انسان بھی نمونہ کے لئے پیش کئے ہیں۔ جنہوں نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔

اس لئے ہم پورے یقین سے اعتقاد رکھتے ہیں کہ اگر دنیا اسلام کے نظریہ زندگی کو قبول کر لے اور اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو نہ صرف یہ کہ یہ ممکن ہے۔ بلکہ دنیا کے تمام وہ غیر معمولی مصائب ختم ہو سکتے ہیں۔ جو موجودہ بے خدا مادہ پرستی روز بروز افزوں کرتی چلی جا رہی ہے۔

عمل یا نعرہ بازی

ہم نے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں مودودی صاحب کے نظریہ جہاد کے متعلق کچھ اصولی بحث کی تھی۔ اور ثابت کیا تھا۔ کہ مودودی صاحب نے جس آیت کے ایک ٹکڑے سے اسکو سیاق و سباق سے جدا کر کے اپنا نظریہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ جب اس ٹکڑے کو اس کے ماحول میں رکھا جائے تو ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کا نظریہ جہاد قرآن کریم کی تعلیم کے عین متضاد ہے۔ مودودی صاحب نے جہاد کشمیر میں پاکستانی مسلمانوں کے حصہ نہ لینے کے متعلق سورۂ انفال کے دسویں رکوع کی ان آیات میں ہدایات موجود ہونا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو نویں سپارہ کے آخر میں ان الذین آمنوا سے شروع ہوتی ہیں۔ اور جن میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جو مسلمان کسی غیر اسلامی حکومت کے سایہ میں رہتے ہوں۔ آزاد مسلمانوں کو ان کی ولایت کی اجازت نہیں۔ سوا اس صورت کے کہ مظلوم مسلمان دین کے بارے میں ان سے استمداد کریں لیکن اس صورت میں بھی ایسی غیر اسلامی حکومت کے خلاف مدد نہیں کر سکتے۔ جس کے ساتھ آزاد مسلمانوں کا معاہدہ ہو۔ انہی آیات کے بعد ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔ یعنی اگر تم نے مندرجہ بالا ہدایات کو پیش نظر نہ رکھا۔ تو یہ بات دنیا میں بڑے فتنہ و فساد کا باعث ہوگی۔

ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں آیہ شریفہ کے اس ٹکڑہ یعنی الا تفعلوہ ... الخ کو اصل سے جدا کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ کہ اسلامی جماعت خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔ اور اس کا فرض ہے کہ اپنی حکومت قائم کرتے ہی نظام باطل کو تلوار گولی اور بندوق سے توڑنے پھوڑنے میں لگ جائے۔ اب ظاہر ہے کہ یہ طریق استدلال نہ عالمانہ ہے اور نہ دیانتدارانہ۔ کہ جب اس ٹکڑے کو اپنے ماحول کے ساتھ پڑھا جائے۔ تو اسکے معنے ان معنوں کے متضاد ہو جائیں۔ جو مودودی صاحب اپنا نظریہ تشدد کو ثابت کرنے کے لئے اس کے اپنے ماحول سے جدا کر کے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ بات صاف ظاہر تھی اللہ تعالےٰ نے مودودی صاحب کے نظریہ تشدد کی تردید انہیں آیات میں کر دی تھی۔ جہاں سے انہوں نے ایک ٹکڑا علیحدہ کر کے اپنے فانوس خیال کو روشن کرنا چاہا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ نے اپنے نظریہ تشدد کی تائید میں قرآن کریم سے جو بھی آیت یا آیت کا ٹکڑا پیش کیا ہے۔ اگر اسکو اپنے ماحول میں رکھیں تو بجائے آپکی تائید کے آپ کی تردید ہو جاتی ہے۔

یہ تھی اصولی بحث۔ اس پر معاصر سفینہ کے مدیر محترم نے "چھلنی نے چھاج کو طعنہ دیا" کے زیر عنوان ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں بجائے اصولی جواب دینے کے آپ نے وہی طرز اختیار کیا ہے۔ جو عنوان سے ظاہر ہے۔ ہم مدیر محترم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کا ہتھیار ایک فرسودہ چیز ہو چکی ہے۔ اب لوگوں کی اکثریت اچھی طرح جان گئی ہے۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ کا فریضہ کون ادا کر رہے ہیں۔ اور کون محض نعرہ بازی پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ عمل سے عقیدہ ظاہر ہوتا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

درویشانہ مقالہ

مکرم مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی مقیم قادیان

(۱)

قادیان۔ مسیح موعود کی مقدس بستی قدوسیوں کا مسکن۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کا گہوارہ گزشتہ دنوں جن مصائب و آلام سے دو چار ہوا وہ ایک دنیا پر آشکارا ہیں۔ بیشک مشرقی اور مغربی پنجاب اور ہندو پاکستان کے مختلف حصوں میں فسادات کی آگ بھڑکی اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں جانوں کا نقصان اور ہزاروں گھروں کی ویرانی اور بربادی ہوئی اور قادیان اور اس کا ماحول بھی ان فسادات کی لپیٹ میں آیا۔ لیکن احمدیوں کے ہاتھ سے ان کے مقدس مرکز کا جس پروہ پروانوں کی طرح فدا ہیں ایک حد تک نکل جانا ان کے لئے ایک ایسا نقصان ہے۔ جس کی مثال کسی اور قوم کے نقصان سے نہیں دی جا سکتی۔ اور جس کی تلافی مشکل ہے۔ لیکن باوجود اس نقصان عظیم کے اور ان تکالیف و مصائب کے جو ہم پر وارد ہوئیں۔ ہم دل برداشتہ اور رنجیدہ خاطر ہو کر مایوس نہیں ہوئے بلکہ اپنے آقا اور مطاع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کہتے ہیں ؎

لنا عند المصائب یا حبیبی
رضاءٌ ثم ذوقٌ وارتیاحٌ

یعنی اے میرے دوست ہمیں تو مصائب کے نازل ہونے پر ایک خوشی اور راحت اور تکلیفوں کے جھیلنے کے لئے ذوق حاصل ہوتا ہے۔ بیشک ہماری کہانی ایک درد اور مصیبت کی ایک دردناک کہانی ہے۔ اور ہماری قومی ہستی پر ایک انقلاب عظیم آیا ہے۔ لیکن ؎

کیوں شکوہ سنج گردش لیل و نہار ہوں
اک تازہ زندگی ہے ہر اک انقلاب میں

(۲)

قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت چلی آئی ہے۔ کہ الٰہی جماعتیں مصائب کی بھٹی میں جھونکی جاتی ہیں۔ اور ان کے افراد کو مبتلائے رنج و الم ہونا پڑتا ہے شریعت کی اصطلاح میں جو تکالیف مومنوں کو پہنچتی ہیں۔ ان کو ابتلا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور ان کے مقابل پر جو مصائب کفار پر آتی ہیں۔ ان کو عذاب کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ عذاب میں مبتلا شدہ قومیں اور افراد ان تکالیف اور مصائب سے دل برداشتہ ہو کر مایوسی تباہی اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتے جاتے ہیں۔ اور ان کی ترقی اور کامیابی تنزل اور ناکامی میں بدلتی جاتی ہے۔ ان کے دلوں میں مایوسی اور ان کے افکار میں پستی واقع ہو جاتی ہے۔ اور جہاں جو ان تکالیف اور مصائب کا زمانہ لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ ان کے دل روحانیت سے دور اور خدا تعالیٰ محسن سے مہجور اور بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس مومن چونکہ یہ تکالیف ابتلاء کا رنگ رکھتی ہیں۔ ان مصائب سے ترقی کی راہ پر چل پڑتے ہیں۔ ہر تکلیف جو ان پر وارد ہوتی ہے۔ ان کے لئے تازیانہ کا کام دیتی اور موجب برکت و ترقی بن جاتی ہے۔ مومنوں کی کتنی آلائشیں ہیں۔ جو ان مصائب کے وارد ہونے سے دھل جاتی ہیں۔ اور کتنے گناہ ہیں جو معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ ابتلا مومنوں کے لئے امتیاز کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے۔ بہت ہیں جو ایمان کا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن جب ابتلاء کی بھٹی میں پڑتے ہیں۔ تو ان کے نفاق اور کمزوری کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔ اور یہ حقیقت خود ان پر اور دیکھنے والوں پر بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ ان کا ایمان دراصل دعوے ہی دعوے تھا۔ ورنہ حقیقی ایمان کی چاشنی سے وہ محروم تھے۔

پس ان دنوں جماعت احمدیہ بالخصوص احباب قادیان پر جو مصائب اور تکالیف آئیں۔ ان سے ایک طرف تو دنیا پر یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ احمدی باوجود اس قسم کی زہرہ گداز تکالیف اور مصائب کے اپنے رب کے ساتھ رشتہ وفا کو نہیں توڑتے دوسری طرف چند منافقین اور کمزور ایمان والوں کی اصل حالت ظاہر ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس ابتلا کے ذریعے خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھایا۔ اور مومنوں کو قربانیوں کی توفیق عطا فرما کر ایک خاص امتیاز بخشا۔

پھر صرف یہی نہیں بلکہ ان فسادات کے ایام میں جہاں دوسری قوموں کے افراد ان مصائب کے نازل ہونے پر مایوسی اور تباہی کے گڑھے میں گر گئے۔ اور روحانیت سے محروم اور خدائے قدوس کی ذات سے دور جا پڑے۔ وہاں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایک خاص سہارا عطا فرمایا۔ اور وہ ان تکالیف و آلام میں توکل تعلق باللہ اور روحانیت میں خاص ترقی کر گئی۔ ہم ان مصیبت زدہ اور تباہ حال لوگوں کی حالت کا جو پناہ گزینوں کی صورت میں یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ اور جو ہمارے آقا اور امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہمارے معزز مہمان ہیں۔ اپنی حالت کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں۔ تو ہم خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر بجالاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی حالات کے بگڑنے کی وجہ سے اس قدر سراسیمہ ہو گئے ہیں۔ کہ وہ کسی نظام حیات کے پابند نظر نہیں آتے۔ ان کے چہروں سے مایوسی ٹپکتی ہے۔ اور آنکھوں میں برق غضب چمکتی ہے۔ بہت سے ایسے ہیں۔ جو اس دھچکے سے خدا تعالیٰ کے احکام اور مذہبی رسومات کی قیود سے بھی آزاد ہو جانا چاہتے ہیں۔ کچھ دنوں پہلے کی بات ہے۔ ہم قادیان کے ایک محلہ سے جواب پناہ گزینوں سے آباد ہے گزر رہے تھے۔ ہم میں سے کسی نے محلہ کے بعض مکانات کی طرف جو اس کے دوستوں کی ملکیت تھے اشارہ کیا۔ تو دو سکھ نوجوان لڑکے جو قریب ہی کھڑے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ ہمیں مخاطب کر کے کہنے لگے۔ ان مکانوں کو آپ کیا دیکھتے ہیں۔ اب یہ مکان اس حالت میں نہیں رہے۔ جس میں آپ کے آدمیوں کے وقت میں ہوا کرتے تھے۔ پہلے ان میں نمازیں۔ درس و تدریس اور نیکی کی باتیں ہوا کرتی تھیں۔ لیکن اب سوائے گانے بجانے لہو و لعب اور تعیش کے سامان کے شغل وغیرہ اور کوئی شغل نہیں ہوتا۔ یہ وہ حقیقت ہے جس سے ان نوجوان لڑکوں نے سادہ الفاظ میں پردہ اٹھایا۔ اور اصل بات بس یہی ہے۔ کہ اگر مرکزی حصہ کے کسی اونچے مکان پر کھڑے ہو کر قادیان کے ان محلہ جات کی طرف کان لگائے جائیں۔ تو طول و عرض سے ہمہ وقت سوائے ساز و راگ باجا اور گانے اور ڈھولک کی آوازوں کے اور کچھ سنائی نہیں دیتا۔ ہاں روزانہ پانچ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسجد اور بلند منارہ سے خدائے برتر و بلند کی توحید اور کبریت کا اعلان کی صورت میں اعلان ہوتا ہے۔ اور اللہ اکبر کی آواز خدائے واحد کی بزرگی اور بڑائی کو ظاہر کرتی ہے۔ توحید کی یہ آواز بلند کرنے والے وہ غریب اور مسکین درویش ہیں جنہیں ان مصائب و آلام نے خدا تعالیٰ سے دور نہیں کیا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ قریب کر دیا ہے۔ جو روزانہ علاوہ پنج وقتہ فرض نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کے نماز تہجد بھی بالالتزام ادا کرتے ہیں۔ اور ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بربریت کے دور کو ختم کرے۔ اور دنیا میں پھر امن۔ شانتی۔ صلح اور محبت کا دور دورہ ہو۔ انسانیت غالب آئے۔ اور درندگی ذلیل ہو کر پسپا ہو۔ اور خدا تعالیٰ اپنے فضل خاص سے ایسے حالات پیدا کر دے۔ کہ ہمارا مقدس مرکز پھر قدوسیوں سے آباد ہو۔ اور ان کے پیارے آقا سے رونق افروز ہو۔ یہ دعائیں ہیں امید ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور شرف قبولیت حاصل کرینگی۔ کیونکہ یہ التجائیں صرف زبان ہی سے نہیں۔ بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہیں۔ اور تضرع اور ابتہال اور آنسوؤں کا پانی ان کو تمام آلائشوں سے صاف کئے ہوتا ہے۔

(باقی)

اندازے چند

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

چھوڑیگا گر نہ جھوٹ کو مکر و فریب کو
پائیگا کیا نتیجۂ صبر و شکیب کو

گر ریشمی لباس کی دل میں ہوس رہی
کر لیگا کیا پہن کے تو کھدر کریب کو

ہو جائیگا عطیہ میسر ضرور اگر
نیت پہ صدق کر کے ٹٹولے تو جیب کو

خوش خلق آدمی ہی حسین و جمیل ہے
للچا نظر نہ دیکھ کے ہر دیدہ زیب کو

پاؤں میں چھالے پڑنے پہ ہمت نہ ہار دے
اک روز پا ہی لے گا تو راہ صویب کو

ہر مسیح و مہدی موعود کی ہے یاد
بھولا نہیں میں سادگی دیدہ زیب کو

اکمل قدم قدم پہ تو چل دیکھ دیکھ کے
شہراہِ زندگی میں فراز و نشیب کو

دُنیا کے کناروں تک۔ مغرب کی وادیوں میں

یورپ اور اسلام

تبلیغی رپورٹ ہالینڈ مشن مئی ۱۹۴۸ء

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر (مبلغ ہالینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ماہ بھی تبلیغ کا کام بدستور جاری رہا بلکہ پہلے کی نسبت وسیع ہو گیا جس کا اندازہ مختصر سی رپورٹ سے ایک حد تک ہو سکیگا

(۱) تقسیم لٹریچر اور ڈچ پریس۔ اس ماہ ۵ ہزار کی تعداد میں ایک ٹریکٹ "ڈچ لوگوں کے نام ایک پیغام" طبع کروا کر تقسیم کیا گیا۔ یہ ٹریکٹ زیادہ تر ہیگ کے اندر ہی تقسیم کیا گیا اور مضافات میں پہنچانے کی غرض سے اسٹیشن کے پاس کھڑے ہو کر ہیگ سے باہر جانے والوں کو دیا گیا۔ ایک دن جبکہ موسم خوشگوار اور چھٹی کا دن تھا ہزاروں کی تعداد میں لوگ سمندر کے کنارے گئے ہوئے تھے۔ ہم نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو تین ہزار اشتہار تقسیم کئے۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے خطوط بھی موصول ہوئے اور ایک اخبار نے "سمندر کے کنارے تبلیغ اسلام" کے عنوان سے ایک لمبا آرٹیکل بھی شائع کیا۔ جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جا چکا ہے۔

(۲) سلسلہ ملاقات۔ ملاقاتوں کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی مصروفیت رہی۔ یہ زیادہ تر ملاقاتیں دو قسم کی تھیں۔ اول ان لوگوں سے جن سے ہمارا پہلے تعارف ہے اور وہ اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ دوم۔ جو ہمارے اشتہارات پڑھ کر خود ملنے آتے ہیں۔ یا ہمیں اپنے ہاں بلاتے ہیں۔ پہلی قسم کی ملاقاتوں کے سلسلہ میں مکرم جناب حافظ صاحب ایک دن ڈاکٹر احمد (لائڈن) سے ملے اور کافی دیر تک مختلف اسلامی امور پر گفتگو کرتے رہے یہ دوست انڈونیشیا کے رہنے والے ہیں مگر اب ہالینڈ میں ہی رہائش اختیار کی ہوئی ہے۔ دراصل یہ مسلمان والدین کے بیٹے ہیں مگر اب عیسائیت کے رنگ میں رنگین۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمائے۔ دو دفعہ آپ کے علی بنی العطاس سے ملے۔ یہ دوست نہایت ہی دلچسپی رکھتے ہیں وفات مسیح کے متعلق ان سے برادرم حافظ صاحب گفتگو فرماتے رہے۔ یہ دوست اکثر ہمیں ملتے رہتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق دے۔ ایک دن ہمیں Mr. Woltman کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ قریباً دو گھنٹہ تک گفتگو کا موقعہ ملا۔ یہ دوست بھی اسلام سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایک دن مسٹر سوئن کا اور Mr. de Koning کے ہاں بھی جانے کا موقعہ ملا۔ وقتاً فوقتاً مسٹر زیمن (؟) کے ہاں جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ یہ میاں بیوی دونو اسلامی تعلیم سے بہت متاثر ہیں دو دفعہ "Mr. Vosson" کے ہاں جانے کا موقعہ ملا ان سے بعض عیسائی مسائل اور بعض اسلامی مسائل کے متعلق گفتگو کا موقعہ ملا۔ برادرم لطیف صاحب بعض دفعہ مسٹر تیسمر سے بھی ملتے رہے ایک دن خاکسار کو وائس پریذیڈنٹ یونیورسل لیگ سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اور ایک دفعہ Advent mission کے ہیڈ پادری صاحب کے ہاں گیا۔ اور ایک گھنٹہ تک گفتگو کی۔ (یہ لوگ ۱۸۴۴ء سے مسیح کی آمد ثانی کا انتظار کر رہے ہیں اور خود بطور یوحنا کام میں مشغول ہیں) انہیں بتایا کہ آپ لوگ جس کا ۱۸۴۴ء سے انتظار کر رہے ہیں وہ حضرت احمد علیہ السلام آف قادیان کے وجود باوجود میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے آمد مسیح کی خبر اور مسلم مبلغین کی مغربی ممالک میں تبلیغی مساعی دونوں چیزیں حیرانگی کا موجب ہوئیں ساتھیوں نے پھر کسی دوسرے موقعہ پر گفتگو کرنے کی خواہش ظاہر کی

وزیر تجارت ٹیونس کی آمد

دوسری قسم کی ملاقاتوں کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ پہلے سے کافی وسیع ہو گیا۔ قریباً روزانہ ہی بعض دوست حصول معلومات کی غرض سے تشریف لاتے رہے جن کے ساتھ حسب حال گفتگو کی جاتی رہی ایک روز ٹیونس کے وزیر تجارت بمع رئیس غرفۃ التجارت اور ایک پریس کے نمائندہ کے نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائے یہ ایک کانفرنس میں حصہ لینے کی غرض سے تین دن کے لئے ہالینڈ تشریف لائے تھے۔ اتفاقاً جمعہ کا دن انہیں یہاں آگیا۔ K.L.M کے ایک آفیسر سے ہمارا علم ہونے پر سرکاری انتظام کے ماتحت تشریف لائے نہایت ہی تپاک سے ملے۔ ہمارے ساتھ نماز جمعہ ادا کی اور کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی فلسطین کے بارہ میں مساعی کا خاص طور پر ذکر کیا اور نہایت ہی خوشی کا اظہار کرتے تھے کہ آپ نے اس مسئلہ میں نہایت ہی جرأت اور قابلیت کا اظہار فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کی تبلیغی مساعی سے بھی خاص طور پر متأثر ہوئے۔ یہ احباب صرف عربی اور فرنچ ہی بول سکتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ عربی میں گفتگو ہوتا رہی

ایک دن لاوی (؟) ایک طالبہ علم جو یہاں ہوائی محکمہ کے ایک دفتر میں بطور سیکرٹری کام کرتی ہیں۔ اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے تشریف لائیں۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی۔ ان کے علاوہ اسی دفتر کے دو اور دوست بھی ملنے آئے اور کچھ دیر گفتگو کے ذریعہ معلومات حاصل کر کے تشریف لے گئے۔

(۳) تبلیغ بذریعہ خطوط۔ تقسیم اشتہارات کے نتیجہ میں بہت سے دوستوں نے خطوط کے ذریعہ بھی معلومات حاصل کیں۔ بعض نے بہت لمبے لمبے خطوط بھی لکھے۔ جن میں مختلف قسم کے اعتراضات بھی کئے گئے تھے۔ اس سلسلہ میں ۵۰ کے قریب خطوط لکھے گئے۔ اور مناسب لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔ ۲۰ جون کو ہونے والی میٹنگ کے لئے ساڑھے تین صد کے قریب دعوت نامہ ارسال کئے گئے۔ ایڈریس وغیرہ لکھنے کا کام برادرم لطیف احمد صاحب نے سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

تبلیغی سفر اور ایک صاحب کا قبول اسلام

اس ماہ بھی قریب کے دوسرے شہروں میں جا کر ملاقات کے ذریعہ بعض دوستوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اس سلسلہ میں برادرم لطیف احمد صاحب ایک دفعہ روٹرڈم اور دو دفعہ ڈلفٹ تشریف لے گئے۔ جہاں مختلف دوستوں کے ساتھ تبلیغی گفتگو کرتے رہے۔ اور اس طرح بعض دوستوں کو اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے روشناس کروایا۔ ایک دفعہ لائڈن بھی بعض امور کی انجام دہی کے لئے تشریف لے گئے۔

خاکسار کو ایمسٹرڈم جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں برادرم المہدی عبدالرحمن ابن کوپے کی معیت میں بعض دوستوں سے ملاقات کی گئی دو دفعہ Mr. Tieland سے ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ گفتگو کا موقعہ ملا۔ انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا ایک دفعہ Mr. Pohlona سے ملا۔ یہ دوست جرمنی النسل ہیں۔ نہایت ہی سنجیدہ مزاج ہیں اسلام سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں بعض کتب مطالعہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اسی طرح Mr. Heideman سے بھی ملاقات ہوئی۔ یہ نوجوان طالب علم ہیں اسلام سے شغف رکھتے ہیں۔ یہ ایمسٹرڈم یونیورسٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں اس دفعہ Mr. Tromp سے پھر ملاقات ہوئی۔ یہ دوست اسلام سے پہلے ہی عقیدت رکھتے تھے۔ مگر ہماری جماعت کے متعلق بعض سوالات قابل حل تھے۔ پہلی ملاقات کے بعد ان کی کسی قدر تسلی ہو چکی تھی۔ اس دفعہ انہوں نے کچھ گفتگو کے بعد بیعت فارم پُر کر دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ثبات قدمی اور پختگی ایمان عطا فرمائے۔ ان کا اسلامی نام عبدالرحمن صاحب ہے۔ ایک دن خاکسار لائڈن گیا اور وہاں ایک دوست مسٹر خان لیون سے ملاقات کی۔ قریباً دو گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں واضح کی گئیں جن پر وہ اعتراض کرتے تھے۔ محترم حافظ صاحب مختلف اوقات میں لائڈن تشریف لے جا کر بعض طلبا رے ملک پیغام حق پہنچاتے رہے۔ نیز وہاں پروفیسر بلینسنگ (مستشرق) سے دو دفعہ ملاقات ہوئی۔ یہ عربی کے نہایت ہی قابل پروفیسر ہیں۔ اور عمدگی سے عربی میں گفتگو بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ ایک دن Mr. Goble سے بھی ملے۔ یہ صاحب قونصل جدہ رہ چکے ہیں اور مسلمانوں کے معاملات میں خوب دلچسپی رکھتے ہیں۔

دیگر مجالس میں شرکت

(۵) ایک دن مکرم حافظ صاحب ایک کلب کی میٹنگ میں شامل ہوئے اور ایک دن انہیں اور برادرم لطیف احمد صاحب کو انجمن اتحاد یورپ کی کانفرنس میں شرکت کا موقعہ بھی ملا اور ایک دن ہمیں Advent mission ایڈونٹ مشن کے بپتسمہ کی رسم دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ تین چار دوستوں سے گفتگو بھی ہوئی انہوں نے بھی مسلم مشنری دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ خاکسار ایکدن ایک گرجا میں گیا۔ جہاں بعض دوستوں سے واقفیت پیدا کی۔

ڈچ ترجمہ قرآن کی اشاعت

(۶) حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق مکرم حافظ صاحب ڈچ ترجمہ قرآن مجید کی طباعت وغیرہ کے انتظامات کے سلسلہ میں بعض فرموں سے ملتے رہے اور بعض مستشرقین سے بھی ملے۔

دوستو! قادیان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھو

یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے۔ اور دعاؤں کی قبولیت کے خاص دن ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ان ایام میں قادیان کی بحالی کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارا پیارا مرکز ہمیں جلد تر واپس دلا دے اور ایسی صورت میں واپس دلائے کہ ہم اپنے جماعتی پروگرام کو پوری پوری آزادی کے ساتھ بلا روک ٹوک جاری رکھ سکیں ورنہ اس کے بغیر نام کی بحالی چنداں مفید نہیں ہو سکتی۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد آف قادیان، رتن باغ لاہور

ترجمہ شائع ہونے سے قبل نظر ثانی کروائی جا سکے۔ احباب اس بارے میں خاص طور پر دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ڈچ ترجمہ قرآن مجید کی طباعت کا جلد انتظام فرمادے۔ اس کی بہت ہی ضرورت ہے۔

تربیت

(۷) محترمہ رضیہ تشریف لاتی رہیں۔ انہیں نماز وغیرہ کے اسباق دیئے جاتے رہے۔ مسٹر المہدی عبدالرحمٰن اپنی کوپے سے بھی تین دفعہ ملاقات ہوئی۔ ہمارے بھائی المہدی عبدالرحمٰن صاحب تبلیغ میں بہت شوق سے حصہ لیتے ہیں مجھے جب بھی ایمسٹرڈم جانے کا اتفاق ہوتا ہے وہ اپنا سارا وقت میرے ساتھ صرف کرنے اور ملاقات کے مواقع بہم پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور اس سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

عام مصروفیات

(۸) مکرم حافظ صاحب ہفتہ میں ایک دو دفعہ ڈچ زبان کے اسباق لینے لائیڈن جاتے رہے اور خاکسار اور برادرم لطیف احمد صاحب اپنی جرمن زبان میں وسعت پیدا کرنے کے لئے بعض جرمنی کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ ماہ کے آخر میں ۳؍جون کو ہونے والی میٹنگ کے لئے مضامین کی تیاری میں بہت سا وقت صرف ہوا۔

برادرم لطیف احمد صاحب تجارت کے سلسلہ میں بعض فرموں سے بھی ملنے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالے۔

آخر میں احباب کرام اور بزرگان عظام کی خدمت میں التماس ہے کہ مہربانی فرما کر ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالیٰ جلد از جلد تثلیث کی جگہ توحید قائم کرے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم ہو اور ان کو پتہ لگ جائے کہ آپ ہی دنیا کے ہادی و رہنما ہیں۔ نیز ہمارے بھائی عبداللطیف صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالیٰ انہیں بالکل خیریت سے رکھے اور زیادہ سے زیادہ کام کی توفیق عطا فرمائے۔ برادرم مکرم حافظ صاحب اور خاکسار کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

لنڈن ۱۵؍جولائی مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ چوہدری عطاء اللہ صاحب گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

محض نعروں کی ضرورت نہیں

معزز معاصر روزنامہ نوائے وقت اپنی ۱۵؍جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

تاریخ کے ہر دور میں اسلام اور مذہب کے نام پر مختلف فتنے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اس لئے فتنہ کو محض اس لئے موجب خیر نہیں قرار دیا جا سکتا کہ اس پر اسلامی کا لیبل چسپاں ہے۔

کیا یہ غلط ہے کہ آج خان عبدالغفار اور مسٹر جی ایم سید بھی اسلامی حکومت کے داعی بنے ہوئے ہیں؟ کیا یہ غلط ہے کہ بعض ایسے عناصر جو پاکستان کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہے آج حکومت اسلامی کے نعرے لگا رہے ہیں؟ کیا یہ غلط ہے کہ کل تک جن بزرگ کا اپنی جماعت کو یہ حکم تھا کہ اگر کہیں ہندو مسلم فساد یا تصادم ہو تو وہ غیر جانبدار رہیں اور آج بھی جن کا فتوےٰ یہ ہے کہ کشمیری مسلمانوں کی جنگ آزادی کو جہاد نہیں قرار دیا جا سکتا اور پاکستانی مسلمانوں پر کشمیری مجاہدین کی حمایت فرض نہیں۔ وہ اسلامی حکومت کے قیام کے بہت بڑے علمبرداروں میں سے ہیں۔ ہمیں یہ نصیحت کی جائے گی کہ یہ مت دیکھو کہ کہنے والا کون ہے، یہ سنو کہ کہتا کون ہے؟ بجا ارشاد ہوا۔ لیکن کیا تاریخ کا کوئی معمولی طالب علم بھی اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ بعض اوقات نہایت اچھی باتیں مخصوص اغراض کے ماتحت کہی گئیں۔ اور ان کا نتیجہ ملت کے حق میں بربادی کی صورت میں ظاہر ہوا؟ قرون اولیٰ میں ہی خوارج جو بات کہتے تھے کیا وہ بظاہر نہایت اچھی اور نہایت خوش نما نہ تھی؟

ہم اتنی بات جانتے ہیں کہ قائداعظم بارہا ارشاد فرما چکے ہیں کہ پاکستان کا نظام حکومت اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگا۔ قائداعظم کی پوری سیاسی زندگی مسلمانوں کے سامنے ہے ان کے دشمنوں نے بھی کبھی ان پر منافقت یا ریاکاری کا الزام عائد نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم ان کے ان اعلانات پر اعتبار نہ کریں اگر قائداعظم منکر یا مذبذب ہوتے تو ضرور اس کی تائید کرتے کہ قریہ بہ قریہ جلسے کرکے ان پر دباؤ ڈالا جائے اور انہیں اس مطالبہ کی منظوری پر آمادہ کیا جائے۔ لیکن جس سے مطالبہ ہے وہ خود اسی مطالبہ کا داعی ہو تو پھر ہر جگہ جلسوں میں قائداعظم اور ان کے رفقائے کار کو برا بھلا کہنے اور کوسنے والے مدعیان شریعت کی نیت کے متعلق ہم کیا رائے قائم کریں؟ ......

نئے ملک کے لئے نیا دستور مرتب کرنا آسان کام نہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پورا اسلامی نظام حکومت پہلے سے مرتب موجود ہے۔ وہ یا تو جاہل ہیں یا جھوٹ بول رہے ہیں۔ صحیح معنوں میں مکمل اسلامی نظام حکومت جسے ہم موجودہ آئین کی جگہ دے کر حکومت کی گاڑی کو فوراً اس لائن سے اس لائن پر رواں کر سکیں کہیں بھی موجود نہیں اور واقعی ذی علم علماء سے زیادہ اس مشکل سے کوئی باخبر نہیں۔ جلسے کرنا۔ نعرے لگانا آسان کام ہے لیکن ملک کے لئے ایسا دستور آئین مرتب کرنا جو آنے والی نسلوں پر بھی اثر انداز ہوگا۔ بچوں کا کھیل نہیں۔ محض نعروں سے متأثر ہو کر جلد بازی میں کوئی قدم اٹھایا گیا تو آج جس غلطی کا قبل از وقت تدارک آسان ہے۔ اس کے آئین میں داخل ہو جانے کے بعد اس کی اصلاح کے لئے کم از کم پچاس سال درکار ہوں گے

ہندوؤں کا بوئے خواب ← کشمیر

مصری اخبار کا بصیرت افروز بیان

(عربی سے ترجمہ)

گذشتہ نومبر میں جب حکومت کشمیر نے انڈین یونین سے الحاق کا فیصلہ کر لیا تو ہندوستان کی شمال مغربی سرحد کے افغان اور وزیری قبائل پاکستان کی حدود عبور کرکے اس ارادہ کے ساتھ کشمیر میں گھس آئے کہ مسلمانوں کی دشمن حکومت کشمیر کے خلاف ایک زبردست جنگ منظم کرکے اس کا تختہ الٹ دیں اور اعداء اسلام کا استیصال کر دیں۔ اور عنان حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں دیکر اس علاقہ کو پاکستان کے ساتھ شامل کر دیں اس طرح حکومت ہند اور قبائل کے مابین لڑائی چھڑ گئی۔ جو در حقیقت ہندوؤں اور مسلمانوں کی جنگ ہے۔ جو پنجاب کے گذشتہ قتل و غارت سے کسی طرح کم ہولناک نہیں۔ افغان قبائل کی کمان ایک ماہر جرنیل کر رہا ہے۔ جو پہلے ہندوستانی فوج میں تھا اور ہندوؤں اور انگریزوں کے بقول گذشتہ جنگ عالم میں جاپان کا مددگار اور جاسوس تھا۔

مسلمانوں کے حملہ کا پہلا نشانہ سرینگر کا ہوائی اڈہ تھا۔ اگر اس وقت مسلمان ضبط سے کام لیتے اور سکھوں وغیرہ کے خلاف انتقامی کارروائی میں مشغول نہ ہو جاتے تو حکومت کے ایک بڑے مرکز اور کلیدی مورچہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن وہ قیمتی موقع ان کے ہاتھ سے نکل گیا اور ایک غدار قوم شیخ عبداللہ صدر کشمیر نیشنل کانفرنس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور حکومت سے ساز باز کرکے وزارت عظمیٰ کا عہدہ حاصل کر لیا اور ہندوستانی فوجوں کی مدد سے صورت حالات پر قابو پا لیا اور مسلمان قبائل کو باہر نکالنے کی مہم شروع کر دی۔

ابتداء میں حکومت ہند اور پاکستان کے مابین یہ مجھوتہ تھا کہ وہ اہل کشمیر کو استصواب کے ذریعہ کسی ایک ڈومینین میں شمولیت کا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد رہنے دیں گے۔ لیکن ان میں جلدی ہی اختلاف رونما ہو گیا۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ ہندوستان الحاق کشمیر کی قرارداد کو نافذ کرانے کے بعد استصواب کرانا چاہتا ہے۔ جس سے اسکی غرض اپنے حسب منشاء انتخاب کرانا ہے۔ مسلمان فوری طور پر کشمیر میں استصواب نہیں کرانا چاہتے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ لامحالہ ہندوؤں کے حق میں نکلے گا۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ اہل کشمیر ابھی تک ہندوؤں کے قبضہ و تسلط میں غلاموں کی طرح ہیں اگرچہ غالب اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اور ہندو اقلیت میں ہیں۔ لیکن حکمران ایک ہندو راجہ ہے۔ جس کے دادا نے برطانیہ سے یہ ریاست چند لاکھ روپے کے عوض خریدی تھی۔ اور یہاں کی ۴/۳ بیشتر دولت ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے

گذشتہ جنگ عالم سے کچھ سال قبل کشمیر میں مسلم آزادی کی ایک خطرناک رو چلی تھی۔ جس میں ہندو ارباب حل و عقد نے غریب کشمیری مسلمانوں پر ٹیکسوں اور ملکیتوں سے بے دخلی وغیرہ قسم قسم کے ظلم و ستم کے ذریعہ دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ لوگوں کے سامنے خلاصی کا صرف ایک رستہ تھا کہ اسلام سے مرتد ہو کر ہندو مذہب اختیار کر لیں۔ چنانچہ غربت و افلاس کے مارے ہوئے بہت سے مسلمان ہندوؤں کی تبلیغی مجالس کے جال میں پھنس گئے۔ مسلمان زعماء کو بروقت اس خطرہ کا احساس ہو گیا۔ چنانچہ تمام اسلامی جماعتوں نے باہمی مناقشات کو بالائے طاق رکھ کر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نام سے ایک مجلس بنائی جس کی صدارت کے لئے بالاتفاق امام جماعت احمدیہ ؓ ۲۲ کو انتخاب کیا گیا۔ اس کمیٹی نے مسلمانان کشمیر کی امداد کے لئے عطیے جمع کئے اور کثرت سے ڈاکٹر، وکلاء اور علماء و مفکرین وہاں بھجوائے جو سب رضا کار تھے یہ لوگ کشمیر کے طول و عرض میں پھیل گئے اور خصوصاً ان علاقوں میں گئے جہاں جہالت افلاس کا دور دورہ تھا اور وہاں کے لوگوں کے ارتداد کا زیادہ خطرہ تھا۔ کئی ماہ کی مسلسل جدوجہد کے بعد اس کمیٹی کو کامیابی نصیب ہوئی اور سب ارتداد اختیار کرنے والے دوبارہ دین قدیم میں لوٹ آئے اور جبتک ہندوؤں کی تبلیغی مجالس نے کشمیر کو خالی نہ کر دیا۔ اس کمیٹی نے بھی کشمیر کو نہ چھوڑا۔

اس تفصیل سے واضح طور پر منکشف ہوتا ہے کہ کشمیر ہندو اکثریت کی حریصانہ نگاہوں کا قدیم سے نشانہ بنا ہوا ہے۔ (ترجمہ از محمد احمد عفی عنہ)

(اخبار مسامرات الجیب ۔ قاہرہ)

درخواست دعا

میں تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے تمام مجاہد بھائیوں کو جو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں اپنی خاص الخاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائیوں کی تمام مشکلات کو دور کرے۔ اپنی حفظ و پناہ میں رکھے۔ ہر بیماری سے محفوظ رکھے۔ اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ تا ہمارے مجاہد بھائی تبلیغ اسلام میں ہر وقت منہمک رہیں

مجاہدین میں سے مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب فاضل مبلغ انچارج احمدیہ مشن سیرالیون درد گردہ سے بیمار ہیں۔ مکرمی مولوی غلام رسول صاحب کا اپریشن لندن میں بفضلہ کامیاب ہو چکا ہے۔ تاحال کمزوری باقی ہے۔ مکرمی مولوی امام الدین صاحب فاضل مبلغ سنگاپور بیمار ہیں۔ مکرمی چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی مبلغ سیرالیون بیمار ہیں۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کی صحت خراب ہے۔ اور چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ ہالینڈ کا اپریشن بھی بفضلہ کامیاب ہو چکا ہے۔ مگر کمزوری باقی ہے۔ احباب ان تمام مجاہدین بھائیوں کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔ نیز سید سفیر الدین صاحب واقف زندگی کا امتحان لندن میں ہونے والا ہے احباب اپنے بھائی کی اعلیٰ کامیابی کے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سب مجاہد بھائیوں کی دستگیری فرمائے اور ان کے ساتھ ہو۔

میں احباب کی آگاہی کے لئے اپنے مجاہد بھائیوں کی فہرست ذیل میں درج کرتا ہوں۔

نمبر شمار	نام ملک	نام مبلغ	نمبر شمار	نام ملک	نام مبلغ
۱	بورنیو	مولوی محمد زہدی صاحب	۳۱	گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ	مولوی نذیر احمد علی صاحب
۲	سماٹرا	مولوی محمد سعید صاحب انصاری	۳۲	"	" بشارت احمد صاحب نسیم
۳	جاوا	مولوی رحمت علی صاحب	۳۳	"	" عبدالحق صاحب
۴	"	ملک عزیز احمد صاحب	۳۴	"	ملک احسان اللہ صاحب
۵	"	مولوی عبدالواحد صاحب	۳۵	"	چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب
۶	"	سید شاہ محمد صاحب	۳۶	"	مولوی صالح محمد صاحب
۷	سنگاپور	مولوی غلام حسین صاحب ایاز	۳۷	"	" بشارت احمد صاحب بشیر
۸	"	مولوی امام الدین صاحب	۳۸	سیرالیون	مولوی محمد صدیق صاحب
۹	"	میاں عبدالحی صاحب	۳۹	مغربی افریقہ	" محمد اسحٰق صاحب صوفی
۱۰	ماریشس	حافظ جمال احمد صاحب	۴۰	"	مولوی محمد صادق "
۱۱	عدن	مولوی غلام احمد صاحب	۴۱	"	چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۲	فلسطین	چوہدری محمد شریف صاحب	۴۲	نری ٹاؤن	مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل
۱۳	شام	مولوی نور احمد صاحب منیر	۴۳	لندن	چوہدری مشتاق احمد صاحب
۱۴	شرق الاردن	مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	۴۴	"	" ظہور احمد صاحب
۱۵	مشرقی افریقہ	شیخ مبارک احمد صاحب	۴۵	"	عبدالرحمٰن صاحب
۱۶	"	مولوی جلال الدین صاحب قمر	۴۶	"	غلام مصطفیٰ صاحب
۱۷	"	مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر	۴۷	"	مولوی مقبول احمد صاحب
۱۸	"	مولوی ولی اللہ صاحب	۴۸	"	" عطاء اللہ صاحب
۱۹	"	مولوی محمد ابراہیم صاحب	۴۹	"	" محمد اسحٰق صاحب ساقی
۲۰	"	مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل	۵۰	"	مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ
۲۱	"	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۵۱	"	سید سفیر الدین صاحب
۲۲	"	مولوی محمد منور صاحب	۵۲	فرانس	ملک عطاء الرحمٰن صاحب
۲۳	"	مولوی خلیل الرحمٰن صاحب	۵۳	سپین	چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر
۲۴	"	مولوی عبدالکریم صاحب شرما	۵۴	اٹلی	ملک محمد شریف صاحب
۲۵	"	مولوی محمد عثمان صاحب	۵۵	سوئٹزرلینڈ	شیخ ناصر احمد صاحب
۲۶	"	مسلم مہدی صاحب	۵۶	ہالینڈ	حافظ قدرت اللہ صاحب
۲۷	"	مولوی نور الحق صاحب انور	۵۷	"	چوہدری عبداللطیف صاحب
۲۸	نائیجیریا مغربی افریقہ	مولوی نور محمد صاحب نسیم	۵۸	"	مولوی غلام احمد صاحب بشیر
۲۹	"	قریشی محمد افضل صاحب	۵۹	شمالی امریکہ	چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر
۳۰	"	مولوی محمد شاہ صاحب	۶۰	"	غلام یٰسین صاحب
۶۱	شمالی امریکہ	مرزا منور احمد صاحب	۶۶	ایران	مولوی صدر الدین صاحب
۶۲		چوہدری شکر الٰہی "	۶۷	لندن	چوہدری منیر احمد صاحب
۶۳	جنوبی امریکہ	مولوی رمضان علی صاحب	۶۸	مشرقی افریقہ	میر ضیاء اللہ صاحب
۶۴	لنڈن	مولوی غلام رسول صاحب	۶۹	سنگاپور	محمد احمد صاحب
۶۵	—	مولوی عبدالواحد صاحب			

دعائے مغفرت

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ برکت بیگم اہلیہ خان صاحب گلاب خان ایس ڈی او بروز منگل مطابق ۵ رمضان المبارک کو وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بوجہ موصیہ ہونے کے امانتاً دفن کر دی گئی ہیں احباب جماعت احمدیہ جنازہ غائب پڑھیں اور مرحومہ کے حق میں دعا فرمائیں۔ مرحومہ ایک مخلص خاتون تھیں ابتدائی زمانہ کی احمدی تھیں۔ مرحومہ نہایت مخیر تھیں تلاوت کلام پاک باقاعدہ رکھتی تھیں اور نمازوں کی پابند تھیں اپنی احمدیت کا اظہار بڑی جرأت سے کرتی تھیں۔ اور مخالف ماحول میں بھی نہایت سعید گی سے احمدیت کی خوبیاں بیان کرتی رہتی تھیں۔ ہر ایک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔

(خاکسار مرزا برکت علی)

بعدالت صاحب سینئر سب جج بہادر کیمبل پور

منورہ الٰہی وغیرہ پسران احمد اقوام لوہار سکنہ ڈھوک تحصیل تلہ گنگ مدعیان

بنام

مہر حیند وغیرہ کھتری سکنہائے ایضاً مدعا علیہم

نمبر مقدمہ ۱۵۶ بابت سال ۱۹۴۸ء ظلیایتہ سالعہ ڈگری دعویٰ بحلیابی اراضی

نوٹس اشتہار بنام مہر حیند گائی حیند پسران کرمحیند اقوام اشنر کھتری سکنہائے ڈھوک تحصیل تلہ گنگ۔ مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہم مذکوران بالا دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں۔ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول مجموعہ ضابطہ دیوانی بنام مدعا علیہم بذریعہ اخبار الفضل لاہور جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہم مورخہ ۲۸-۸-۴۸ء کو مقام کیمبل پور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۹ ماہ جولائی ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت سے سمن ہذا جاری ہوا

دستخط حاکم — مہر عدالت

ایران میں اُردو فارسی تصانیف کی مانگ

کراچی ۱۶ ؍جولائی معلوم ہوا ہے کہ ایران نے حکومت پاکستان سے فارسی اور اُردو ادب کی کتابیں روانہ کرنے کی درخواست کی ہے۔ ایران میں پاکستان سے عام دلچسپی پائی جارہی ہے توقع ہے کہ حکومت پاکستان جلد ہی پاکستانی مصنفین کی اُردو و فارسی تصانیف ایران روانہ کرے گی۔

ترکی کے قومی دفاع کو مضبوط بنایا جائیگا

انقرہ ۱۶ جولائی کل ترکی کی قومی اسمبلی نے قومی دفاع کیلئے ۵ کروڑ پونڈ کے غیر معمولی قرضے کے حق میں رائے دی یہ اقدام بین الاقوامی حالات کے پیش نظر ملکی دفاع کو مضبوط بنانے کیلئے کیا گیا ہے

ایک احمدی طالب علم کی شاندار کامیابی

ریاضی کے امتحان میں کیمبرج یونیورسٹی میں اوّل رہا

لنڈن ۱۶ ؍جولائی۔ کیمبرج یونیورسٹی میں تعلیم پانے والے ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی پر ریاضی میں پاکستان کا نام روشن ہو گیا۔ مسٹر عبد السلام صاحب ضلع جھنگ مغربی پنجاب کے باشندے ہیں۔ اور نہایت مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ آپ حکیم فضل الرحمٰن صاحب وکیل مشیر کے بھتیجے ہیں۔ کیمبرج کے پاس ہونے والے ریاضی کے طلباء میں انہیں اوّل درجہ ملا۔ ہندوستان اور پاکستان کے بہت کم لوگوں کو اس سے قبل یہ اعزاز حاصل ہوا ہے مسٹر عبد السلام صاحب پنجاب یونیورسٹی سے متعلقہ حلقوں میں غیر معروف نہیں ہیں۔ انہوں نے میٹرک اور ڈگری کے امتحانوں میں جو ریکارڈ قائم کیا تھا وہ ابھی تک برقرار ہے۔

پھٹے ہوئے ہندوستانی نوٹ

کراچی ۱۶ ؍جولائی پاکستان کے سرکاری بنک کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے یکم جولائی سے ریزرو بنک آف انڈیا پاکستان میں کام نہیں کر رہا۔ پھٹے ہوئے ہندوستانی نوٹ ریزرو بنک آف انڈیا سے بدلوائے جائینگے۔ پبلک کی سہولت کیلئے پاکستان کے بنک نے انتظام کیا ہے کہ ایسے نوٹ بدلوانے کی درخواستیں وصول کرکے ریزرو بنک کو بھیجدے ریزرو بنک کی منظوری کے بعد پاکستان بنک درخواست دہندہ کو نوٹوں کی قیمت ادا کردیگا یا ریزرو بنک کے جواب سے اُسے آگاہ کر دیگا

عرب اینٹ کا جواب پتھر سے دینگے

امریکہ اور برطانیہ کو تیل دینا بند کر دیا جائے گا

بغداد ۱۶ ؍جولائی عراق کے وزیر اعظم نے ایک انٹرویو میں یقین ظاہر کیا کہ سکیورٹی کونسل عرب ممالک کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی کا فیصلہ نہیں کرے گی۔ آپ نے کہا کہ سکیورٹی کونسل نے اب فیصلہ کیا تو عرب اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔ وزیر اعظم نے کہا سعودی عرب اعلان کر چکا ہے کہ سکیورٹی کونسل نے اگر ناکہ بندی کا حکم دیا تو وہ تیل کی تمام رعایتوں کو منسوخ کر دے گا۔

عراق بھی ایسی صورت میں یہی کارروائی کریگا۔ جب عربوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ ان کے معاملہ میں عدل برتا گیا ہے تو وہ اپنے آپ لڑائی بند کر دینگے فلسطین سے آنے والی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام محاذوں پر عربوں نے بڑی شدت سے بمباری شروع کر رکھی ہے حیفہ کی بندرگاہ پر حملہ کرتے ہوئے عراقی بمباروں نے ایک جہاز کو غرق کر دیا ہے اور بندرگاہ کی متعلقہ عمارات کو سخت نقصان پہنچایا ہے

مسئلہ حیدر آباد کے متعلق حکومت ہند نے اپنی پوزیشن خراب کر لی ہے

مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ

لندن ۱۶ ؍جولائی۔ مانچسٹر گارڈین رقمطراز ہے کہ "حیدر آباد کے مسئلہ میں ہندوستان کی پوزیشن اگرچہ کافی مضبوط ہے لیکن اخلاقی اعتبار سے وہ اب بہت کمزور ہو گیا ہے مثال کے طور پر حیدر آباد پر زور طریقہ پر یہ کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان نے معاہدۂ جاریہ کی خلاف ورزی کرنے کا بدترین جرم کیا ہے۔ ہندوستان نے بین الاقوامی کنٹرول کے تحت حیدر آباد کی استصواب رائے کی پیشکش کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے ہندوستان پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے عام ہنگامہ کے دَور میں حالات کو نازک صورت پر پہنچا دینے کی غلطی کی۔ اگر ہندوستان چند برسوں کے لئے اس معاملہ کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کر لیتا تو یہ سوال خودبخود طے ہو جاتا۔

آزاد کشمیر اور ہندوستانی فوجوں میں گھمسان کی لڑائی

ہندوستانی فوجیں دو سو لاشیں اور بہت سا سامان چھوڑ کر بھاگ گئیں

تراڑکھل ۱۶ ؍جولائی۔ آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آج پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوجوں سے بڑا زبردست رن پڑا۔ جس میں ۲۰۰ ہندوستانی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یارا۔ جوگی کے مقام پر ہندوستانی فوجوں اور آزاد کشمیر کے جانبازوں میں زبردست جھڑپیں ہوئیں اور اس میں شدید جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ پونچھ کے شمال میں ہندوستانی اور کشمیری افواج میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جس میں ہندوستان کے ۲۰۰ سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اور چالیس افراد مجروح ہوئے۔ بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ دشمن اپنا بہت سا سامان چھوڑ کر میدان جنگ سے فرار ہو گیا۔ اس معرکہ میں آزاد کشمیر کی فوجوں کو اسلحہ اور بارود کا اچھا خاصہ ذخیرہ ہاتھ لگا۔ راوڑی اور ٹیٹوال کے محاذ پر بھی آزاد فوجوں نے بڑی شدت سے گولہ باری کی۔

پاکستان میں "رابطۃ التالیف والترجمہ" کا قیام

کراچی ۱۶ ؍جولائی حکومتِ پاکستان کی وزارتِ تعلیم نے "رابطۃ التالیف والترجمہ" قائم کیا ہے جو اُردو میں معیاری کتابیں لکھوانے اور دوسری زبانوں سے اُردو میں ترجمہ کرانے کا کام کرے گا۔ حکومتِ پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن اس ادارہ کے پہلے صدر اور پروفیسر حسن الاعظمی اس کے سیکرٹری جنرل منتخب ہوئے ہیں۔ "رابطہ" میں ایسے مصنفوں کو بھی اراکین کے طور پر شامل کیا جائے گا جن کی طبع زاد یا ترجمہ کی ہوئی کتابوں کو خاص اہمیت حاصل ہو چکی ہے

اُردو دینیات بھی پڑھائی جایا کرے گی

یونیورسٹی سینٹ کے فیصلے

لاہور ۱۶ ؍جولائی پنجاب یونیورسٹی سینٹ کے ایک حالیہ اجلاس میں طے کیا گیا ہے کہ اکتوبر سے اُردو میں ایم۔ اے کی کلاس کھولی جائے۔ بی۔ اے اور انٹر میں اُردو ایک انتخابی مضمون کی حیثیت اختیار کرے یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹۴۹ء اور اس کے بعد میٹرک کا امتحان دینے والے طلبا کو یہ اجازت ہے کہ وہ چاہے اُردو میں جواب لکھیں یا انگریزی میں۔

اب اسلامیات بھی ایک مضمون ہوا کریگا اس مضمون میں اسلامی تاریخ مذہب کے علاوہ یہ بھی پڑھایا جائے گا کہ اسلامی اصولوں نے دُنیا کی تہذیبوں پر کیا اثر ڈالا ہے۔

سینٹ نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے بیولوجی بھی پڑھائی جائے۔ فی الحال صرف انٹر تک پڑھائی جائیگی مگر بعد میں بی۔ اے اور ایم۔ اے میں پڑھائی جانے لگے گی۔

ٹرومین ڈیموکریٹ امیدوار نامزد کئے گئے

فلاڈلفیا ۱۷ ؍جولائی معلوم ہوا ہے کہ ڈیموکریٹ پارٹی نے شدید مخالفت کے باوجود نومبر میں ہونے والے صدارتی انتخاب کے لئے مسٹر ٹرومین کو اپنا امیدوار نامزد کر دیا ہے

مہاجر طلبہ فوراً پتے روانہ کریں!

لاہور ۱۶ ؍جولائی۔ پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں میٹرکولیشن کا جو امتحان ہوا تھا اور اس میں جو طلبہ کامیاب ہوئے تھے۔ ان کی سندیں مقررہ وقت پر نہ بھیجی جاسکیں تھیں۔ اب ۲۶ ؍جولائی سے انکو سندیں بھیجنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ وہ تمام طالب علم جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے ہیں)۔ اور جو ایسے اسکولوں کی طرف سے شریک امتحان ہوئے تھے۔ جو منتقل نہیں ہوئے۔ بلکہ بند ہو چکے ہیں۔ ان کو فوراً اپنے پتوں سے شیخ محمد حسین ہیڈ اسسٹنٹ اگزیمینیشن برانچ پنجاب یونیورسٹی لاہور کو مطلع کرنا چاہیئے۔

جو اسکول دونوں پنجابوں میں بند نہیں ہوئے ہیں ان کو سندیں حسب دستور سابق بھیجی جارہی ہیں۔ لیکن مغربی پنجاب کے اسکولوں کو غیر مسلم اور مشرقی پنجاب کے اسکولوں کو مسلم طلبہ کی سندیں روانہ نہیں کی جائینگی۔

ڈاکٹر قریشی کی اپیل مسترد کر دی گئی

شملہ ۱۶ ؍جولائی۔ آج مشرقی پنجاب ہائیکورٹ نے ڈاکٹر جوشی کے مبینہ قاتل ڈاکٹر عبد الغنی قریشی کی اپیل مسترد کر دی۔ ڈاکٹر عبد الغنی کو پچھلے فسادات کے زمانہ میں ڈاکٹر جوشی کے قتل کے الزام میں نظام الدین اسٹیشن پر گرفتار کیا گیا تھا دہلی کے سیشن جج نے ان کو اس الزام میں پھانسی کی سزا دی تھی۔ اس حکم کے خلاف انہوں نے مشرقی پنجاب ہائیکورٹ میں اپیل کی تھی۔ ہائیکورٹ کے سب بنچ نے ان کی اپیل مسترد کی تھی۔ اس میں چیف جسٹس دیوان رام لال اور جسٹس اچھرو رام شامل تھے۔ فاضل ججوں نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ قطعی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر قریشی اس ہجوم کے آگے آگے تھے جس نے ڈاکٹر جوشی کی کوٹھی پر حملہ کیا۔ اور جب ڈاکٹر جوشی نے دلائل پیش کرنے کی کوشش کی تو ڈاکٹر قریشی نے انگوٹھا مار دی۔

انہوں نے لکھا ہے کہ ملزم کا یہ کہنا کہ وہ موقعہ پر موجود نہ تھا اور دوسری جگہ تھا غلط ہے کیونکہ نہ تو گواہوں کے بیانات جانچ پڑتال پر صحیح اُترتے ہیں اور نہ ہی بنا و براءت یہ ثابت ہے۔

سیکرٹری مجلس احرار کی گرفتاری

لاہور ۱۶ ؍جولائی آج حکومت پنجاب نے سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت پاکستان مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری سید مخدوم شاہ بنوری کو گرفتار کر لیا۔ ان کو شام کے ۵ بجے ان کے گھر سے گرفتار کر کے شاہی قلعے میں لے جایا گیا۔

دو بین المملکتی کانفرنسیں

نئی دہلی ۱۶ ؍جولائی۔ دہلی میں دو بین المملکتی کانفرنسیں ہونے والی ہیں۔ ایک کانفرنس آئندہ ہفتہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی نہروں کے پانی کی تقسیم کا جھگڑا چکانے کے لئے ہو گی۔

دوسری کانفرنس وسط اگست میں ہو گی اسمیں کلکتہ کانفرنس کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے گی